العطایا الاحمدیہ
فی
فتاویٰ نعیمیہ
صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ

سنہ ۱۳۹۶ھ سنہ ۱۹۷۶ء

جلد دوم

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ملنے کا پتہ نعیمی کتب خانہ گجرات

ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۹ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون: ۰۸۵-۷۲۲۵ ۷۲۲۱۹۵۳

پانچ ججوں کے سپرد کیا۔ جنہوں نے ۸۱-۳-۲۱ کو تین ججوں کے اتفاق سے ایم آئی چوہدری کی بات مانتے ہوئے رجم اسلامی کے خلاف فیصلہ صادر کر دیا۔ لیکن دو ججوں نے اس کے خلاف فیصلہ کیا۔ مسلمانوں کو اس غلط فیصلے سے سخت اضطراب ہے لہٰذا بحیثیت مفتی اسلام ہونے کے ہم آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ ہم کو جلد از جلد شرعی قانون سے آگاہ فرمائیں۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔

سائل :۔ شہباز گل پاشا۔ سیٹی ڈاکخانہ گجرات و متعلم مدرسہ مسجد میاں جلال ۸۱-۸-۲

بِعَوْنِ الْعَلَّامِ الْوَهَّابِ

الجواب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ رَءُوْفِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ :۔ جاننا چاہیئے کہ تاریخ کے ورقوں سے یہ بات ثابت و ظاہر ہے کہ ہر دور میں دینِ اسلام کی سنگلاخ چٹانوں سے شرائر و خبائث کی طوفانی لہریں ٹکراتی ہی رہیں۔ باطل کی پھونکوں حق کی شمعوں کا مقابلۂ فکر و نظر ہوتا ہی چلا آ رہا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا ہی جاتا رہا کہ سلاطینِ عالم اور حکام دنیا کی آغوشِ شفقت و حمایت ہمیشہ باطل نظریات کے لیئے کشادہ ہوتی ہی رہی۔ اور بڑی بڑی بادشاہتوں نے جہالت و بطالت کی پشت پناہی کی۔ اہلِ حق اور ان کی حقانیت سے ان مادہ پرست بڑوں نے ہمیشہ روگردانی کی۔ معتزلہ۔ خوارج و روافض کے ابتدائی دور اس پر شاہد ہیں یہی تاریخی نمونہ ہمارے پاکستان کے ابتدائی دنوں سے اب تک دیکھنے میں آ رہا ہے۔ حالانکہ یہ ملک بالکل ہی نظریاتی ملک ہے۔ اس کی تو جڑ بنیاد ہی ہی۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ اس کا تو پہلا نعرہ ہی نظامِ قرآن و حدیث ہے۔ اس کے لیئے کسی باطل فرقے کی انگلیاں نہ کٹیں۔ ہاں اس عظیم الشان مقصد والی سلطنت پر باطل کی انگلیاں ضرور ہی اٹھتی رہی۔ مگر اس کی جڑوں کو حیاتِ جاودانی بخشنے کے لیئے اپنے اور اپنے پھول جیسے بچوں کے خون کے نذرانے صرف انہی نے پیش کیئے جو قرآن و حدیث دونوں کے باادب اور دونوں کو ایک عدلیہ میں رکھنے والے تھے۔ جن کا ایمان اسی حقیقت پر تھا کہ حدیث مطہرات کے بغیر قرآن مجید کا قانون نافذ ہی نہیں ہو سکتا۔ جو اگر قرآن پاک کو ایمان کا ایک بازو سمجھتے تھے تو حدیثِ پاک تو دوسرا بازو۔ انہی ہی لوگوں نے پاکستان کے بازو مضبوط کیے جو حدیث کو قرآن کی تفسیر اور فقہ کو حدیث کی ہی شرح کہتے تھے۔ وہی مسلمان باہمت باوقار پاکستان کے معمار اول ہیں جو محدثین اسلام پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے محدثین اسلام جانفشانِ خادمین ایمان نے نہایت عرق ریزی اور پُر خلوص محنتوں سے احادیث میں چھان بین کر کے جو فیصلہ کر دیا وہ بالکل درست اور دائمی ہے۔ جو ان فیصلوں میں شک ڈالے اور اب بھی صحیح احادیث کو باطل خیالات کی وجہ سے نہ مانے وہ بے دین ہے۔ ہمارے سچے محسن قائد اعظم محمد علی جناح اپنے عظیم ایمانی مقصد وجودِ پاکستان کے حدوث میں کامیاب نہ ہوتے اگر امام احمد رضا بریلوی کے پیروکار مسلمان اہلسنت علماء و مشائخ ان کا مضبوط ساتھ نہ دیتے۔ اسی لیئے کہ۔

✻ فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں ✻ موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں۔

اس تمام کشاکش اور جاں نثاریوں کے باوجود مذہبی بدنصیبی نے پاکستانیوں کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ قائدِ اعظم نے شاہینوں کا گھونسلا تو بنا دیا۔ مگر عمرِ فانی نے شاہین بنانے کا موقعہ نہ دیا۔ مسلم لیگ نے کلمۂ طیّبہ اور نظامِ اسلامی کے پرکشش نعرے کی قوّت و ہیبت سے۔ انگریزوں کو تو علاقہ سے نکال دیا لیکن انگریزوں کی غلامی اور انگریزی ظالمانہ نظام کو نہ نکال سکے۔ ہمارے مفکّروں دانشوروں نے ملک کا نام تو پاکستان رکھ لیا۔ مگر آنے والے حاکموں کے ذہنوں کو انگریز غلامی کے تصوّر سے پاک نہ کر سکے۔ ایک نظریاتی ملک کی اس سے بڑی بدقسمتی کیا ہے کہ اُس کے پینتیس ۳۵ سالہ دور میں۔ ایک رہنما حاکمِ اعلےٰ ملک کا سربراہ بھی ایسا نہ میسّر ہوا جو ملک کے نظریاتی مقاصد پورے کرتا۔ اوائل میں تو کسی نے توجہ ہی کی ضرورت نہ سمجھی بلکہ مخالفاً معاندانہ روش اختیار کی۔ بعدہٗ اگر کسی سربراہ نے اس طرف ذرا سی کروٹ موڑی بھی تو اُس نے اپنی مرضی کا اسلام اپنی خواہشات کو دینی قانون کا نام دینے کی کوشش کی۔ اس کی راہ ہموار کرنے کے لیئے گروہِ باطلہ کو مشیرانِ خواص کی کرسیاں عنایت کی گئیں۔ اور قوّتِ باطلہ کی ملکِ پاکستان میں اتنی حوصلہ افزائی کی گئی کہ اگر کسی سربراہ نے کچھ زیادہ ہی خلوص و سرگرمی سے نظامِ احمدِ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قانونِ قرآن و حدیث جاری کرنے کا باہمّت ارادہ کیا تو مخالفینِ قرآن و حدیث نے عدالتوں وزارتوں کو غلط راہ پر ڈالنے کی سرتوڑ کوشش کی۔ سائل نے اپنے سوال میں جس فیصلے کا ذکر کیا وہ سب کچھ اسی کا شاخسانہ ہے۔ میں نے بحیثیتِ مفتیٔ اسلام ہونے کے سائل کے سوال اور مخالف کے دلائل کو پوری ذمہ داری کے ساتھ بغور مطالعہ کیا ہے۔ ادارے کا مطبوعہ رسالہ بلاغ القرآن بھی سائل کی طرف سے وصول پاکر کئی بار بہت احتیاط سے پڑھا۔ اس تمام تفتیش و تحقیق کے بعد میں اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ دلائل نہایت کمزور۔ پرویزیوں کا نظریہ اور مذہب بالکل باطل اور وفاقی شرعی عدالت کے پانچ ججوں میں تین ججوں کا فیصلہ بہت جلد بازی پر مبنی ہے۔ اگر ہمارے فاضل جج صاحبان کو خود تدبّرِ قرآنی اور تفکّرِ ایقانی کی فرصت نہ تھی۔ تو پاکستان کے علماءِ کرام سے رابطہ قائم کرنا کیا دشوار تھا۔ فقہاءِ امّت کے فتاوےٰ کو کیوں نظرانداز کیا گیا۔ یہ بات کس سے پوشیدہ ہے کہ علماءِ امّت نے قرآن و حدیث کی تفکر و تدبر و تفسیر میں عمریں صرف کی ہیں۔ جب کہ ہمارے وکلا اور جج و جسٹس صاحبان نے مادی دنیا میں وقت گزارا ہے۔ اور انگریزی قوانین کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ منشاءِ قرآنی کو جتنا فقیہِ امّت سمجھ سکتا ہے۔ اتنا یہ مادّیات کے ماہر کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل سطور میں **سات باتیں** بیان کی جائیں گی۔ تب پورا مسئلہ واضح ہوگا:۔

پہلی بات ۱۔ یہ کہ قرآنِ پاک اور حدیثِ مبارکہ کا آپس میں تعلق کیا ہے۔ **دوسری**۔ یہ کہ نسخ کیا چیز ہے اور ناسخ و منسوخ کا آپس میں ربط کیا ہے۔ یعنی کون کس کا ناسخ ہو سکتا ہے۔ اور کیوں۔ ۳ **تیسری بات** یہ کہ اسلام میں کل حدود کتنی ہیں اور تعزیر و حد میں فرق۔ اور حدِّ اسلامی کی تعریف اور اس کا حکم کیا ہے۔ اس کو ماننے نہ ماننے یا اس کو جاری کرنے نہ کرنے سے دینوی اُخروی کیا فرق پڑتا ہے۔ **چوتھی بات** یہ کہ رجم کی سزا قرآنِ مجید اور